سوال

(652) ہومیوپیتھک سے علاج کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مروجہ طریقہ علاج ہومیوپیتھک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟ اس سلسلہ میں مفصل جواب چاہیے کیونکہ اس سلسلہ میں بڑی پریشانی ہے ایک عدد پرچہ ارسال خدمت ہے اس کے مطالعہ کے بعد جواب تحریر کر دیں اللہ حق کہنے ، لکھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں ؟

ہومیوپیتھک طریقہ علاج

کچھ دنوں قبل الاعتصام کے صفحات میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق مفتی الاعتصام نے جو اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا اور پھر بعض ڈاکٹروں نے اس پر ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق اپنی اپنی معلومات سے اظہار خیال فرمایا ، ان سب کو میں نے غوروفکر سے پڑھا اور کچھ فیصلے لکھنے کا ارادہ کیا ۔ لیکن عدیم الفرصتی مانع ہوئی اور اس وقت سے تادم تحریر مختلف اور گوناگوں معاملات سے سابقہ رہا ۔ آخر اس وقت کچھ کاموں کو پس پشت ڈال کر لکھنے بیٹھا ہوں ۔ وا ہوولی التوفیق

اس وقت روئے زمین پر علاج کا سب سے زیادہ مشہور طریقہ علاج جو رائج ہے اسے انگریزی طریقہ سے ہم جانتے ہیں ۔ اس طریقہ علاج نے اتنی ترقی کی کہ دنیا کے سارے طریقہ علاج اس کے سامنے ماند پڑگئے ۔ بہرحال میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر طریقہ اور علاج طب یونانی ہے اور دوسرے نمبر پر طب ہومیوپیتھک اور تیسرے نمبر پر طب انگریزی ۔

ہومیوپیتھک طریقہ علاج پر اسلامی نقطہ نظر سے جو سب سے اہم اعتراض ہے وہ یہ کہ اس کے اندر الکوحل ''اسپرٹ'' شامل ہے اور بفرمان رسول «مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ» ترمذی۔کتاب الاشربۃ اس کا جواز مشکل اور یہ بالکل حق ۔

لیکن افسوس یہ کہ طب انگریزی کے اندر اکثر دواؤں میں الکوحل بطور جزء استعمال ہوتا ہے جب کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں بطور جزء استعمال نہیں ہوتا ۔ نیز انگریزی دواؤں کے استعمال کرنے والے لاشعوری طور پر الکوحل ملی دواؤں کو بلا کراہت استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کو اس کا علم نہیں ۔ جب کہ ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں کیونکہ ان دواؤں کو الکوحل کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے اور پھر جب ان کو گولیوں میں ڈال کر کچھ دیر رکھ دیا جاتا ہے تو پھر الکوحل ہواؤں کے ذریعہ اڑ جاتا ہے اور اس کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا ۔ البتہ وہ دوائیں ، جو قطرے کی شکل میں یا فوری طور سے گولیوں میں ڈال کر استعمال میں لائی جاتی ہیں ان میں الکوحل موجود ہوتا ہے ۔

ہومیوپیتھک دواؤں کی تیاری اور بناتے وقت الکوحل کا استعمال ہوتا ہے لیکن یہ دواؤں کا جزء ضروری نہیں بلکہ اکثر دواؤں کو الکوحل کے بغیر دوسرے طریقہ سے بھی مثلاً ڈسٹلڈواٹر وغیرہ بلکہ آب زمزم سے حل کیا جا سکتا ہے اور بنایا جا سکتا ہے البتہ بعض ایسی دوائیں ہیں جن کو الکوحل کے ذریعہ سے ہی بنایا جانا ضروری ہے کیونکہ ان دواؤں کے مضر اثرات کو الکوحل کے ذریعہ دور کیا جا سکتا ہے ۔ دراں حالے کہ ان دواؤں کے بدل دوسری دوائیں موجود ہیں ۔ کیونکہ ہومیوپیتھک ادویات میں ایک مرض کے لیے کئی کئی دوائیں ہیں ۔ مسلمان ڈاکٹر ان میں سے ان دواؤں کا انتخاب کر سکتا ہے جو کہ الکوحل کے بغیر تیار کی جا سکتی ہیں میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنی ایک شکایت بیان کی ۔ میں نے ہومیوپیتھک کی ایک دوا لکھ دی اور ساتھ ہی ساتھ اس کو کہا کہ فلاں صاحب کے پاس جاؤ اور ان سے میرا نام لے کر کہنا یہ دوا تم کو بنا کر دے دیں ۔ جب وہ شخص چلا گیا تو میری

بیوی نے مجھے کہا کہ اس کو یہ دوا کیوں لکھ کر دی ۔ اللہ کے پاس پکڑ ہوگی میں نے کہا خاموش رہو میں جانتا ہوں کہ تم جانتی ہو وہ کہنے لگی جو دوا آپ نے اسے لکھ کر دی ہے وہ فلاں چیز سے بنی ہے اور وہ گندی چیز ہے ۔ میں نے کہا صحیح بخاری میں اس سے مشابہ شی کا ذکر ہے کتاب الطب میں دیکھ لو۔ نیز میں نے اس کو فلاں کے پاس بھیجا ۔ اس کے پاس کمپیوٹر ہے اس سے دوا بنا کر دے گا۔ اس میں وہ چیز نہیں ڈالے گا بلکہ ہوائوں کے ذریعہ اس کے وہ اجزاء کمپیوٹر کھینچ کر وہ دوا تیار کر دیتا ہے ۔ وہ اصل شے کو نہیں لیتا ۔ میری بیوی تو نہ سمجھ سکی ۔ البتہ خاموش ہوگئی ۔ اس واقعہ کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اب ہومیو طریقہ علاج نے کچھ اور طریقہ کر لیا ہے اس کی دوائیں بذریعہ کمپیوٹر تیار ہو رہی ہیں ۔ برطانیہ وغیرہ نے یہ کمپیوٹر تیار کیا ہے اس کے اندر ایک خانہ ہوتا ہے جس میں گولیاں یا پانی وغیرہ رکھ کر دوائوں کے نمبروں سے جس دوا کی ضرورت ہو نمبر فٹ کر کے مشین چالو کر دیں ، دوا تیار نہ اس میں الکوحل ہے نہ وہ اصل جزء بلکہ ان کے اندر جو قوت شفاء اللہ نے رکھی ہے اسے کھینچ کر اس میں بھر دیتا ہے اور آپ اس کا استعمال بغیر کسی کراہت کے کر سکتے ہیں ۔ ہاں اس میں بعض خلل ایسے ہیں جو عنقریب دور ہو سکتے ہیں ۔ ویسے ۸۰ فیصد کامیاب ہے اور نت نئی ترقی ہوتی رہتی ہے مستقبل قریب یا بعید میں اس سے بھی زیادہ صحیح طریقہ ایجاد ہو سکتا ہے ۔ البتہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کا میں موید ہوں اس کو پڑھا بھی ہوں البتہ پریکٹس سے دور ہوں کیونکہ میں نے اسے پشہ نہیں بنایا اس لیے ڈاکٹر صاحبان کو ہو سکتا ہے میری باتوں کو سمجھنے میں تھوڑی دقت محسوس ہو۔ کیونکہ میں ان کی اصطلاحوں سے ہٹ کر عوام کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھ رہا ہوں تاکہ الاعتصام کے قارئین بآسانی سمجھ سکیں ۔

چونکہ مفتی صاحب حفظہ اللہ کو ان دوائوں اور اس طریقہ علاج سے متعلق سائل نے پورے شرح وبسط سے آگاہ نہیں کیا ۔ اور وہ کر بھی نہیں سکتا کیونکہ اسے کیا معلوم لہٰذا مفتی صاحب نے سائل کے سوال کے مطابق جواب باصواب لکھ دیا لیکن میرے خیال میں اس پر کامل دراسہ کی ضرورت ہے ۔ یہ چند سطریں بطور افادئہ عام سپرد قلم ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولانا ابو الاشبال صاحب شاغف حفظہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کے ارسال کردہ ورقہ میں لکھا ہے : ''کچھ دنوں قبل الاعتصام کے صفحات میں ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے متعلق مفتی الاعتصام نے جو اس کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا '' الخ اس کے بعد فرماتے ہیں ''ہومیوپیتھک طریقہ علاج پر اسلامی نقطہ نظر سے جو سب سے اہم اعتراض ہے وہ یہ کہ اس کے اندر الکوحل ''اسپرٹ'' شامل ہے اور بفرمان رسول «مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہ فَقَلِیْلُہ حَرَامٌ» جامع ترمذی - ابواب الاشربۃ - باب ماجاء ما اسکر کثیرۃ فقلیلہ حرام جلد ثانی ''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کرے تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے'' اس کا جواز مشکل اور یہ بالکل حق''۔

شاغف صاحب کو چاہیے تھا کہ ''اس کا جواز مشکل'' کی بجائے فرماتے ''اس کا جواز ختم'' جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لفظ ''حرام'' اور اس کی تصدیق وتائید میں شاغف صاحب کے لفظ ''یہ بالکل حق'' سے واضح ہے پھر رسول اللہ ﷺ کا خمر ومسکر کی بیع خرید وفروخت سے منع فرمانا بھی اس طریقہ علاج کے عدم جواز پر ہی دلالت کرتا ہے باقی ایلوپیتھی بعض ادویہ میں الکوحل کا ہونا اور بعض لوگوں کا شعوری یا غیر شعوری طور پر انہیں استعمال کرنا بجائے خود ناجائز ہے تو وہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا اس کی مثال اس طرح سمجھ لیں کوئی انسان کسی یہودیہ کے ساتھ زنا کرتا ہے اسے سمجھایا جائے کہ یہ کام ناجائز ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا --اسراء 32

''زنا کے قریب نہ جائے بے شک وہ بے حیائی اور برا راستہ ہے'' تو وہ آگے سے جواب دے کہ میں یہودیہ کے ساتھ زنا کرتا ہوں تو کیا ہوا فلاں بھی تو نصرانیہ کے ساتھ زنا کرتا ہے تو اب زنا چونکہ بجائے خود ناجائز ہے یہودیہ کے ساتھ ہو خواہ نصرانیہ کے ساتھ اس کے اس کہنے سے یہودیہ کے ساتھ زنا کا جواز نہیں نکلے گا اور نہ ہی فلاں کے نصرانیہ کے ساتھ زنا کرنے سے ۔ ہاں الکوحل یا کسی اور ناجائز چیز کو شامل کیے بغیر دوائی تیار کی گئی ہے تو وہ جائز ودرست ہے خواہ ایلوپیتھی سے تعلق رکھتی ہو خواہ ہومیوپیتھی سے خواہ طب یونانی سے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

تعویذ اور دم کے مسائل ج1ص466

محدث فتویٰ